السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک دیوبندی مبلغ نے یہ بیان کیا ہے۔ ''قرآن مجید کلام الٰہی نہیں ہے۔ بلکہ مخلوق ہے۔ ''ان کا موقف یہ ہے کہ قرآن مجید صفت ہے اور صفت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے قرآن مجید مخلوق ٹھرا جب ہم نے ان سے بحث کی تو کہنے لگے کہ ''ہم اپنے علماء سے فتویٰ منگوا کر آپ کو دکھا سکتے ہیں۔ آپ بھی اپنے علماء سے فتویٰ منگوا کر تسلی کر لیں ''اس مسئلہ کا جواب مطلوب ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کلام اللہ اور غیر مخلوق ہے سورہ توبہ میں ہے:

حَتّىٰ يَسمَعَ كَلـٰمَ اللَّهِ ٦ ... سورة التوبة

''یہاں تک کہ کلام الٰہی سننے لگے۔''

جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے بے مثال اور بے نظیر ہے اسی طرح اس کی صفات بھی بے مثال اور بے نظیر ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيسَ كَمِثلِهِ شَىءٌ ۖ وَهُوَ السَّميعُ البَصيرُ ١١ ... سورة الشورىٰ

''اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں جہاں باری تعالیٰ کی بے مثال زکر ہوئی ہے وہاں اس کا دیکھنا اور سننا بھی مذکور ہے یعنی صفات الٰہی کا اثبات ہے۔ اس طرح سارا قرآن کریم صفت الٰہی غیر مخلوق اور معجز ہے امام طحاوی حنفی رحمة اللہ علیہ عقیدہ طحاویہ میں فرماتے ہیں:

''ان القرآن کلام اللہ منہ بدا بلا کیفیات قولا وانزلہ علی رسولہ وحیا وصدقہ المومنون علی ذلک حقا وایقنوا انہ کلام اللہ الحقیقة لیس مخلوقا ککلام البریة فمن سمعہ فزعم انہ کلام البشر فقد کفر وقد ذمہ اللہ وعابہ واوعد بسقر حیث قال تعالیٰ ((ساصلیہ سقر)) فلما اوعد اللہ بسقر لمن قال ((ان ہذا الا قول البشر)) علمنا وایقنا انہ قول خالق البشر ولا یشبہ قول البشر''

(شرح العقیدة الطحاویة ص: 127-128)

''قرآن اللہ کا کلام ہے۔ جو اسی سے ظاہر ہوا ہے۔ ہمیں اس کے تکلم کی کیفیت معلوم نہیں۔ اس نے وحی کی صورت میں اسے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اور مومنوں نے اس کے برحق ہونے کی تصدیق کی اور انہیں یقین ہوا کہ یہ حقیقتاً اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے لوگوں کے کلام کی طرح مخلوق نہیں۔ جو اسے سن کر خیال کرے کہ یہ بشر کا کلام ہے تو وہ کافر ہے ایسے شخص کی اللہ نے مذمت کی اور اس پر عیب لگایا اور دوزخ کے طبقہ ''سقر'' میں داخل کرنے کی دھمکی دی۔ جس آدمی نے یہ کہا تھا کہ ''قرآن تو محض انسانی کلام ہے۔ '' اللہ نے اس کو دوزخ کی دھمکی دی تو ہمیں علم اور یقین ہوگیا کہ یہ خالق بشر کا کلام ہے۔ اور بشر کے کلام کے مشابہ نہیں۔''

کتب توحید میں امام ابو حنیفہ رحمة اللہ علیہ کا قول معروف ہے کہ ''اللہ جانتا ہے لیکن اس کا جاننا ہمارے جاننے کی طرح نہیں۔ اللہ قادر ہے اس کی قدرت ہماری قدرت کی طرح نہیں۔ اللہ متکلم ہے۔ لیکن اس کا کلام مخلوق کے کلام جیسا نہیں۔ اللہ سمع ہے اور اس کا سننا ہمارے سننے کی طرح نہیں۔ وہ دیکھتا ہے۔ اس کا دیکھنا ہمارے دیکھنے کی طرح نہیں۔ اس لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هَل تَعلَمُ لَهُ سَمِيًّا ٦٥ ... سورة مريم

''بھلا تم اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو۔''

شارح عقیدہ طحاویہ علامہ ابن ابی العز حنفی فرماتے ہیں:

''وبالجملة اہل السنة کلہم من اہل المذاہب الاربعة وغیرہم من السلف والخلف متفقون علی ان کلام اللہ غیر مخلوق''

(جملہ اہل سنت مذاہب اربعہ کے پیروکار اور دیگر سلف وخلف سب اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے۔ ''(ص: 137

تفصیلی بحث کے لیے کتب توحید ملاحظہ فرمائیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص206

محدث فتویٰ